



سوال

(82) اس کا حکم جو اپنے مریدوں کو اپنے لئے سجدہ کا حکم کرے

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اس کا حکم جو اپنے مریدوں کو اپنے لئے سجدہ کا حکم کرے

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

میں اللہ رحمن ورحیم کے نام سے شروع کرتا ہوں، سب تعریف پروردگار جہان کے لئے ہے اور رحمت سلامتی اشرف انبیاء والمرسلین محمد ﷺ اور ان کی ال اور تمام صحابہ کرام پر ہو، اور اس کے بعد پس شان یہ ہے کہ ایک بستی میں اپنے والے آدمی جسے کلیانی کہا جاتا ہے کے متعلق بعض

فی رجل فی قریۃ یتقال لما کلیانی امر اتباعہ ان یسجدولہ ویقبلوا قدمہ فانکر علیہ بعض العلماء من الفضلاء فلم یرتدع فمل ہذا الصنیع من ہذا الجاہل بامر اتباعہ بذک جائز ام لا ویل انکار بعض العلماء علیہ واقع فی محلہ واما جود علیہ ام لا واما حکم ہذا السجود الواقع من اتباع ہذا المبتدع الضال وکذا الامر بہم بذک منوا تو جروا

بسم اللہ الرحمن الرحیم اعلم وفتنا اللہ وایاک للصواب وجہنا ما نستوجب یہ العذاب ان السجود مغیر اللہ حرام بنص الكتاب والسنة اما الكتاب فقال تعالیٰ اسجدوا للہ واعبدوا وقال تعالیٰ لا تسجدوا للشمس ولا للقمر وسجدوا للذی خلقن ان کنتم یاخ تعبدون فاخبر سبحانہ وتعالیٰ ان السجود لخلق سواہ حرام لا یجوز لغيرہ لانه من خصوصیات الرب سبحانہ وتعالیٰ

فضلاء کی طرف سے مجھ پر سوال وارد ہوا ہے کہ اس نے اپنے لئے سجدہ کرنے کی اتباع کا حکم دیا ہے اور اپنے اقدام کو بوسہ دینے کا فضلاء میں سے بعض علماء نے اس پر انکار کیا پھر بھی وہ رکا نہیں، پس کیا یہ کام اس جاہل سے ہے کہ اس کی اتباع کا حکم جائز ہے یا کہ نہیں، اور کہا بعض علماء کا انکار اس پر اپنے محل میں واقع ہے اور وہ اس پر ماجور ہیں یا نہیں، اور اس گمراہ بدعتی کے حکم کی اتباع سے واقع سجدہ کا کیا حکم ہے اور اس طرح لوگوں کو اس کا حکم دینا کیا ہے بیان کروا جڑ دینے جاو گے،

فاقول وباللہ استمد التوفیق وبیدہ اذمتہ التحقیق پس میں کہتا ہوں، کہ اللہ ہی سے توفیق کی مدد طلب کرتا ہوں اور اسی کے ہاتھ میں تحقیق کی لگام ہے،

میں اللہ رحمن ورحیم کے نام سے شروع کرتا ہوں، اللہ تعالیٰ ہمیں اور تجھے توفیق صواب دے اور جن سے ہم عذاب کے سزاوار ہوں ان سے بچائے، جانو، کہ کتاب وسنت کی نص کی دلیل سے غیر اللہ کو سجدہ کرنا حرام ہے لیکن کتاب اللہ پس فرمایا اللہ تعالیٰ نے سجدہ کرو اللہ کے لئے اور اس کی عبادت کرو اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے، سورج وچاند کو مت سجدہ کرو بلکہ جس ذات نے ان کو پیدا کیا ہے اس کو سجدہ کرو اگر تم خاص اس کی عبادت کرتے ہو تو پس اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے خبر دی کہ بیشک اس کے بغیر مخلوق کو سجدہ کرنا حرام ہے اس کے غیر

کو جائز نہیں، کیونکہ یہ پروردگار سبحانہ و تعالیٰ

فلا تجوز لنبی ولا ولی ولا غیرہ واما السنۃ فانخرج ابن ماجہ من حدیث عائشہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لو امرت احد ان یسجد لحد لامرت المرأة ان تسجد لزوجها الحدیث وانخرج ابن ماجہ ایضا من حدیث عبد اللہ بن ابی اوفی قال لما قدم معاذ من الشام سجد للنبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ما یذا معاذ قال اتیت الشام فوافقتهم یسجدون لاساقفتهم وابطادقتهم فوددت فی نفسی ان نفضل ذلک بک فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلا تفعلوا فانی لو کنتم امر احد ان یسجد لغير اللہ لامرت امرأة ان تسجد لزوجها الحدیث وعن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال جاءت امرأة الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانخرج الترمذی من حدیث ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لو کنتم امر احد ان یسجد لحد لامرت المرأة ان تسجد لزوجها

کی خصوصیات سے ہے پس کسی نبی ولی اور ان کے غیر کے لئے جائز نہیں، لیکن سنت پس ابن ماجہ حضرت عائشہ کی حدیث لائے ہیں بیشک رسول کریم ﷺ نے فرمایا اگر میں کسی کو سجدہ کا حکم دیتا تو میں عورت کو اپنے خاوند کے لئے سجدہ کا حکم دیتا (حدیث) اور نیز ابن ماجہ نے عبد اللہ بن ابی اوفی کی حدیث نکالی ہے فرماتے ہیں جب حضرت معاذ شام سے آئے تو انہوں نے رسول کریم ﷺ کو سجدہ کیا آپ نے فرمایا، معاذ یہ کیا ہے تو اس نے کہا میں شام سے آیا ہوں پس میں نے ان کو موافقت پایا کہ وہ کہتے ہیں اور جرنیلوں کو سجدہ کرتے ہیں پس آپ کے ساتھ یہ کرنے کے لئے میرے نفس نے محبوب جانا، پس آنحضرت ﷺ نے فرمایا ایسا مت کرو پس بیشک اگر میں کسی غیر اللہ کو سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو عورت کو اس کے خاوند کے لئے سجدہ کا حکم دیتا (حدیث) اور امام ترمذی نے حضرت ابی ہریرہ سے روایت کی ہے وہ رسول کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا اگر میں کسی کو کسی ایک کے لئے سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو عورت کو اس کے خاوند کے لئے سجدہ کا حکم دیتا اور حضرت ابی ہریرہ سے ہی آتی ہے کہ وہ فرماتے ہیں ایک عورت رسول کریم ﷺ کے پاس آئی پس اس نے کہا میں فلاں کی بیٹی ہوں آپ نے فرمایا میں نے تجھے پہچان لیا ہے تجھے کیا ضرورت ہے میری ضرورت میرے چچے سے عابد کی طرف ہے آپ نے فرمایا میں نے اسے پہچان لیا ہے اس

فقال انما فلانة بنت فلان قال قد عرفتك فما حاجتك قالت حتى الی ابن عمی العابد قال قد عرفته قالت یخطبونی فاحبرنی ما حق الزوج علی الزوجین فان کان شیئا اطبقه تزوجته قال من حقہ انه لو سالت منخره دما و قیما فحسنته بلسانک ما دیت حقہ لو کان ینبغی لبشر ان یسجد لبشر لامرت المرأة ان تسجد لزوجها اذا دخل علیها کما فضلہ اللہ علیہا الحدیث رواه البرزاور الحاکم وقال صحیح الاسناد وانخرج الامام احمد ابانہ الحدیث عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ قال کان اهل بیت من الانصار لم یحمل مسنون علیہ وانه استصعب علیهم فنسبهم ظہرہ وان الانصار جاوا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالوا انه کان لنا حمل نسبی علیہ وانه استصعب علینا ومنعنا ظہرہ وقد عطش الزرع والنخل فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ قوموا فتموندنخل الحائط والحمل فی ناحیۃ فمشی النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحوہ فقالت الانصار یا رسول اللہ قد صار مثل الکلب تخاف علیک صولتہ

نے کہا وہ مجھ سے منگنی کرتا ہے پس آپ مجھے خاوند کے حقوق جو عورت پر ہیں بنا وپس اگر وہ اس قسم کے ہونے کہ میں ان کے برداشت کرنے کی طاقت رکھوں تو اس سے نکاح کر لوں گی آپ نے فرمایا بیشک اگر اس کے ناک کے دونوں نٹھوں سے خون اور پس پے اور تو اسے اپنی زبان سے چاٹ لے پھر بھی تو نے اس کا حق ادا نہیں کیا، اگر کسی انسان کو حکم ہوتا کہ وہ کسی کے لئے سجدہ کرے تو میں عورت کو اس کے خاوند کے لئے سجدہ کا حکم دیتا جب وہ اس پر داخل ہو جیسے کہ اللہ نے اسے اس پر فضیلت دی ہے الحدیث اسے بزار اور حاکم نے روایت کی ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث صحیح اسناد والی ہے اور امام احمد اسناد جدید کے ساتھ انس بن مالک سے لائے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ انصاروں میں سے ایک گھر والوں کے لئے ایک زیادہ عمر اونٹ تھا اور بیشک وہ ان پر مشکل ہو گیا اور اس نے اپنی بیٹی ان کے سوار ہونے سے روک لی اور انصار رسول کریم ﷺ کے پاس آئے پس انہوں نے کہا جی بات یہ ہے کہ ہمارے ایک عمر رسیدہ اونٹ ہے اور وہ ہم پر بہت دشوار ہے اس نے اپنی بیٹی ہم سے روک لی ہے اور اس نے کھیتی اور کھجوروں کو پیسا چھوڑ دیا ہے پس رسول کریم نے اپنے ساتھیوں سے اٹھنے کو کہا پس وہ کھڑے ہو گئے پس آپ دیوار میں سے داخل ہو گئے اور اونٹ ایک کونے میں تھا پس رسول کریم اس کی طرف

فقال لیس علی منہ باس فلما نظر الجمل الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقبل نحوہ حتی خر ساجد بین یدیه فاخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بناصیتہ اذ لم یکن قد دخل فی العمل فقال له اصحابہ یا رسول اللہ ہذہ بیہتہ لا تعقل تسجدک ونحن نعقل فحق ان تسجدک قال لا یصلح لبشر ان یسجد لبشر ولو صلح لبشر ان یسجد لامرت المرأة ان تسجد لزوجها لعظم حقہ علیہا الحدیث وانخرج البرزاور نوحہ ورواه النسائی مختصر او ابن حبان فی صحیحہ من حدیث ابی ہریرۃ والا حدیث فی ذالالباب کثیرۃ وفیما ذکرناہ کفایتہ لمن لہ ایذا اثر ذلک علمت ان السجود لغير اللہ حرام بنص الکتاب العزیز وسنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذا الرجل المبتدع الذی امر اتباعہ بالسجود لہ مرتکب معصیۃ عظیمة وخصیۃ جسیمة ان لم تکن کفر افلا شک انما کبیرۃ من الکبائر فالواجب علیہ

التوبة من هذه المعصية والرجوع عنها واما القوم الساجدون له فان كانوا جالسين فالواجب

چلے پس انصاروں نے کہا یا رسول اللہ یہ توکتے کی طرح باولا ہے ہم اس کے آپ پر حملہ کرنے سے خطرہ محسوس کرتے ہیں آپ نے فرمایا مجھے اس پر کوئی خطرہ نہیں، پس جب اونٹ نے رسول کریم کی طرف دیکھا تو آپ کی طرف چلا حتیٰ کہ آپ کے سامنے سجدہ میں گر گیا پس آپ نے اس کی پشتانی کو پکڑا وہ اس سے پہلے ذلیل نہیں تھا، پس آپ نے اسے کام میں لگا دیا پس آپ کے لئے صحابہؓ نے کہا یا حضرت یہ بے عقل چار پایہ آپ کو سجدہ کرتا ہے ہم باعقل آپ کو کیوں نہ سجدہ کریں ہم زیادہ مستحق ہیں آپ کو سجدہ کرنے کے پس آپ نے فرمایا کسی انسان کے لئے درست نہیں کہ دوسرے کے لئے سجدہ کرے اور نسائی اسے مختصر لائے ہیں اور ابن حبان اپنی صبح میں ابی ہریرہؓ سے لائے ہیں اور احادیث اس بات میں بہت ہیں اور جو ہم نے ذکر کیا ہے یہ ہدایت یافتہ کے لئے کفایت ہے جب آپ کے لئے یہ چیز ثابت ہو گئی تو آپ جان لیں گے کہ غیر اللہ کو سجدہ کرنا کتاب عزیز اور سنت رسول اللہ ﷺ کی نص سے حرام ہے پس یہ بدعتی انسان جس نے اپنے لئے سجدہ کرنے کا اتباع کو حکم دیا ہے بڑی معصیت اور بہت بڑی نخلت کا مرتکب ہوا اگر یہ کفر نہیں تو اس میں کوئی شک نہیں کہ کبیرہ گناہ ضرور ہے پس اس پر اس گناہ سے توبہ اور رجوع کرنا ضروری ہے اور لیکن اس کو سجدہ کرنے والی قوم اگر وہ جاہگ ہیں پس اس کی راہنمائی کرنا ضروری ہے کہ

یشک

ارشاد ہم بان السجود لغیر اللہ حرام بل فی بعض صورۃ یكون کفر اقال العلامة ابن حجر المکی فی شرح ابی فضل فی باب سجود الشکر و سجود الجہات بین یدی مشائخ حرام اتفاقا ولو بقصد التقرب الی اللہ و فی بعض صورۃ یكون کفر انتہی۔

وقال ایضاً فی کتابہ المسمی بالاعلام بقواطع الاسلام وقد صرحوا بان سجود تملیة الصوفیة بین یدی مشائخ حرام و فی بعض صورۃ یكون کفر فاعلم من کلام ان السجود بین یدی الغیر منہ ما ہو کفر، ومنہ ما ہو حرام غیر کفر فاکفر ان یقصد السجود للمخلوق والحرام ان یقصدہ اللہ تعالیٰ معظماً بذلک من غیر ان یقصدہ اول یكون له قصد انتہی و فی الدر المنثور ما یضلع الجہال من بین تقبیل الارض بین یدی العلماء والعظماء حرام والفاعل وارضی بہ اثمان لانه یشبہ عبادة الوثن و بل یكون کفر فعلی و جہ العبادة و لتعظیم کفر و علی وجہ التحیة لا و صارا شامراً متکباً للکبیرة و فی الملتقط التواضع لغیر اللہ حرام انتہی۔

غیر اللہ کو سجدہ کرنا حرام ہے بلکہ بعض صورتوں میں کفر ہو جاتا ہے علامہ ابن حجر مکی شرح ابی فضل کے باب سجود الشکر میں فرماتے ہیں اور جاہلوں کا اپنے مشائخ کے سامنے سجدہ کرنا حرام ہے اتفاقاً اگرچہ اللہ کے قریب ہونے کے لئے کیوں نہ ہو اور بعض صورتوں میں کفر ہوتا ہے نیز وہ اپنی کتاب موسوم بہ الاعلام بقواطع الاسلام میں فرماتے ہیں اور تحقیق انہوں نے تصریح کی ہے کہ یشک جاہل صوفیوں کا اپنے مشائخ کے سامنے سجدہ کرنا حرام اور بعض صورتوں میں کفر ہو جاتا ہے پس ان کے کلام سے معلوم ہو گیا کہ یشک غیر اللہ کے سامنے سجدہ کرنا اس سے بعض صورتوں میں تو کفر ہے اور بعض حرام ہے کفر نہیں پس کفر تو یہ ہے کہ مخلوق کے لئے سجدہ کا قصد کیا جائے اور حرام یہ ہے کہ قصد اللہ کا ہو اور غیر کی تعظیم مطلوب ہو لیکن اس کا قصد نہ کیا جائے یا اس کا قصد ہو ہی نہ اور در مختار میں ہے جو جاہل کرتے ہیں علماء عظماء کے سامنے زمین کو بوسہ دینا حرام ہے اور اس کا کر نیوالا اور اسے پسند کر نیوالا دونوں گنہگار ہیں کیونکہ یہ بت کی عبادت کے مشابہ ہے اور کیا کفر ہوگا، پس عبادت اور تعظیم کے طریق پر کفر ہے اور سلام و تحنہ کے طریق پر کفر نہیں اور ہوگا وہ مرتکب کبیرہ گناہ کا اور الملتقط میں ہے غیر اللہ کی تواضع حرام ہے

قال فی الشامی قال الزبلی و ذکر الصدر انه لا یخفر بهذا السجود لانه یراد بہ التیة وقال شمس الانمۃ السرخسی ان کان لغیر اللہ تعالیٰ علی وجہ التعظیم کفر انتہی قال القستانی و فی الظہیریۃ یخفر بالسجود مطلقاً و فی الزہد الایمانی فی السلام الی قریب رکوع کالسجود و فی المحیط انہ یشکره الانحاء للسلطان غیرہ انتہی و ظاہر کلامہ اطلاق السجود علی بذال تقبیل انتہی و فی الفتاویٰ الحادیۃ نقل عن نصاب الاحتساب اذا سجد لغیر اللہ یخفر لان وضع الجہت علی الارض لا یجوز للذات تعالیٰ و اذا قال اهل الحرب مسلم اسجد للملک والاقطنک فالافضل ان لا یسجد لانه کفر صورۃ والافضل للانسان ان لا یاتی بما ہو کفر صورۃ وان کان فی حالہ الاکراه والانشاء للسلطان او لغیرہ مکروہ لانه یشبہ فعل الجوس۔ و فی المفاتیح ما یضلع کثر من الجملۃ من السجود بین یدی المشائخ فان ذلک حرام قطعاً بل حال سواء کانت الی القبلة والی

شامی میں کہا ہے اس نے مصنف زبلی فرماتے ہیں اور صدر نے ذکر کیا ہے کہ اس سجدہ کی وجہ سے کافر نہ ہوگا کیونکہ اس سے سلام وغیرہ کا قصد ہوتا ہے اور شمس الانمۃ حسی فرماتے ہیں اگر غیر اللہ کے لئے ہو تو کفر ہے ختم شد قستانی نے کہا ہے کہ ظہیرہ میں ہے کہ مطلق سجدہ غیر کو کرنے سے کفر ہوگا مطلقاً اور زاہدی میں ہے سلام میں اشارہ رکوع کے قریب ہو کرنا



سجدہ ہی کی طرح ہے اور محیط میں ہے کہ بادشاہ اور دوسرے کے لئے جھکنے مکروہ ہے ختم شد اور ان کے کلام کے ظاہر سے تو اس قسم پر سجدہ کا طلاق ہے، اور فتاویٰ حماد میں نصاب الاعتساب سے نقل کیا ہے کہ جب غیر اللہ کو کوئی سجدہ کرے تو وہ کافر ہو گیا، کیونکہ غیر اللہ کے سوا کسی کے لئے زمین پر پیشانی رکھنا ناجائز ہے اور جب دشمن مسلمان کو سجدہ کا حکم دے اور کہے ورنہ تجھے ہم قتل کر دیں گے پس افضل تو یہ ہے کہ سجدہ نہ کرے کیونکہ یہ صورت کفر ہے اور انسان کو افضل یہ کہ صورت کفر والے کام نہ کرے اور اگر مجبوری کی حالت میں ہو اور بادشاہ اور اس کے غیر کے لئے جھکنے مکروہ ہے کیونکہ یہ بے دینوں کے فعل کے مشابہ ہے اور محتاج میں ہے جو جاہل صوفی اپنے مشائخ کے سامنے سجدہ وغیرہ کرتے ہیں پس بیشک یہ قطعاً حرام ہے ہر حالت میں خواہ قبلہ کی طرف ہو یا غیر کی طرف اور خواہ

غیر ہا سوا قصد السجود للہ تعالیٰ او غفل عنہ انتہی۔ فالجاصل ان سجود ہولاء الجملۃ العوام الذی ہم کالانعام للبتدرع الضال الذکور حرام من قسم السجود لتنظیم المخلوق لامن قسم ما یراد بہ التیۃ المنویۃ لان التیۃ المنویۃ قد ارشد الیہا الشارع باللسان بالانحناء ولا بالسجود فدعا لفتنہم لما امر بہ الشارع الذی جاء بالاحکام وعلما ما ینفعنا وحرنا ما یموجب غضب اللہ اللام اللام دلیل علی قبح فعل الجمل الذکورین وقبح الامر بہم بذلک بل بعد ارشاد بہم وتعلیمہم بان الفعل حرام وبقاء ہم علی فعل ہذا الامر الحرام لا یبعد القول بکفر بہم وکفر مرشد بہم للبتدرع الضال واللہ سبحانہ وتعالیٰ علم وصلی اللہ علی خیر خلقہ سیدنا محمد والہ وسلم۔ ثم بعد تحریر ہذا الجواب وارسالہ الی السائل کثر اللہ فوائدہ ورد علیہ سوال اخر وہو ما قولکم ادام اللہ فضلکم فی تقبیل الید المکروہہ الا وقد روی الترمذی فی جامعہ من حدیث صفوان بن عسال قال ان قوما من الیہود قبلوا ید النبی صلی اللہ علیہ وسلم ورجلہ وقال الترمذی حدیث حسن صحیح۔

اللہ کو سجدہ کا قصد کرے یا اس سے غافل ہو، پس حاصل کلام یہ ہے کہ بیشک ان جاہل عوام کا مذکور گمراہ بدعتی کو سجدہ کرنا حرام ہے مخلوق کی تعظیم والے سجدہ کی قسم سے ہے نہ کہ اس قسم سے جس سے مسنون سلام مراد لیا جاتا ہے کیونکہ مسنون سلام کے لئے شارع علیہ نے زبان کے ساتھ راہنمائی فرمائی ہے نہ کہ جھکنے اور سجدہ کرنے سے پس ان کا شارع علیہ کے حکم کی مخالفت کرنا، شارع علیہ جو ہمارے پاس احکام لاتے اور ہمیں فائدہ مند امور سکھاتے اور ہمیں اس چیز سے ڈرایا جو بڑے عالم اللہ تعالیٰ کے غضب کا سبب بنتی ہے و ان جاہل صوفیوں مذکورہ کے فعل کی قباحت پر دلالت کرتی ہے اور اس کے حکم دینے کی قباحت پر دلالت کرتی ہے بلکہ ان کی راہنمائی اور ان کو تعلیم دینے کے بعد کہ یہ کام حرام ہے اور ان کے اس کام پر باقی رہنے کے بعد ان پر کفر کا فتویٰ لگانا، اور اللہ سبحانہ، عالم ہم سے زیادہ ہے اور خدا تعالیٰ ہمارے سر اور محمد اور ان کی آل پر رحمت کرے۔ پھر اس جواب کو کچھ کر سائل کی طرف بھیجنے کے بعد اللہ اس کے فوائد کو زیادہ کرے، اس پر دوسرا سوال وارد ہوا کیا تمہارا قول ہے خدا تمہارے فضل کو ہمیشہ رکھے ہاتھ کو چومنے کے متعلق۔ کیا یہ مکروہ ہے یا نہیں اور تحقیق امام ترمذی اپنی جامع میں صفوان بن عسال کی حدیث لاتے ہیں۔ کہ بیشک یہود کی ایک قوم نے رسول کریم کے ہاتھ جو ماورپاؤں کو بھی اور امام ترمذی نے کہا ہے حدیث حسن صحیح ہے۔

وروی الحاکم فی مستدرک ان رجلاقی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یارسول اللہ انی شیاذداد بہ یقینا فقال اذہب الی تلک الشجرۃ فادعہا فذہب الیہا فقال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدعوک نجاء حتی سلمت علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال لہا ارجعی فرجعت قال ثم اذن لہ تقبیل راسہ ورجلیہ الحدیث ولا یحیی ان تقبیل الید والرجل لا یحصل بدون الانحناء وقد ثبت النہی عن الانحناء کما فی الترمذی من حدیث انس رضی اللہ عنہ قال قال رجل یارسول اللہ الرجل منا یلتقی اناہ یتخی لہ قال لا قال فیلترمزہ ویقبلہ قال لا قال انفا خذبیدہ ویصافحہ قال نعم قال الترمذی ہذا حدیث حسن فاذا کان انحناء بعضنا لبعض ممنوع فما التوفیق بین الاحادیث الواردة بتقبیل ید الرجل ورجلہ فان ذلک لا یکن بدون الانحناء وما تقبیل الرجل وذا قلتہم بجوازہ فبای صفحہ یحکم ویل وردنی کیفیتہ حدیث ینواتوجر واوقد

اور امام حاکم اپنی مستدرک میں لاتے ہیں کہ ایک انسان رسول اللہ کے پاس آیا اور اس نے کہا یا رسول اللہ مجھے ایسی چیز دکھاؤ جس سے میرا یقین زیادہ ہو جائے آپ نے فرمایا، اس درخت کے پاس جا کر اسے پکار، وہ اس کو طرف گیا، اور کہا، کہ بیشک رسول اللہ تجھے بلا تے ہیں پس اس درخت نے آپ کے پاس آکر آپ کو سلام کیا آپ نے اس کو لوٹنے کا حکم دیا وہ لوٹ گیا راوی کہتے ہیں پھر آنحضرت نے اسے اجازت دی تو اس انسان نے آپ کے سر اور پاؤں کو بوسہ دیا (الحدیث) اور یہ پوشیدہ نہیں، کہ ہاتھ اور پاؤں کو بوسہ دینا بغیر جھکنے کے حاصل نہیں ہو سکتا حالانکہ جھکنے سے نہی ثابت ہو چکی ہے، جیسے کہ جامع ترمذی شریف میں حضرت انسؓ سے حدیث ہے راوی کہتا ہے کہ آنحضرت سے ایک انسان نے کہا کہ یا رسول اللہ ہم سے ایک انسان اپنے بھائی سے ملتا ہے کیا وہ اس کے لئے جھک سکتا ہے آپ نے فرمایا نہیں اس نے کہا پس اسے چمٹ جائے اور اس کو بوسہ لے لے آپ نے فرمایا نہیں، اس نے عرض کی کیا اس کے ہاتھ کو پکڑ کر مصافحہ کرے فرمایا ہاں، امام ترمذی نے کہا ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے پس جب ہم سے بعض کے لئے جھکنے تو ان احادیث کے درمیان جن میں آدمی کے ہاتھ و پاؤں چومنے کا ذکر آتا ہے کیا تطبیق ہے اور جب تم اسے جائز کرو تو کس صفت سے ہو گا کیا اس کی کیفیت کے متعلق کوئی حدیث آئی

سے، بیان کرو تمہیں اجر

ورد النبی ایضا عن مجرد التقبیل مطلقا سواء كان تقبیل ید اور جل اوشی من اعضاء الانسان كما رواه ابن ابی شیبہ فی مصنفہ من حدیث ابی ریحانہ فقضوا باحواب الشافی لازتم ابلالعل
المشکلات- فاقول

بسم اللہ الرحمن الرحیم- متوکلا علیہ وطالبا منه التوفیق لاصابة الصواب اعلم ان ائمة الاصول ومنعم الامام السبکی فی جمع البوامع وغیره صرحوا بالواحد بالخص لہ جتان واورودلذک امثلة
یستفاد منه جواب ما استشكله السائل کثیر اللہ فوائده وزاد فی علمہ وذلك ان الانحاء فیذاتہ للمخلوق ممنوع بنص الحدیث الذی ذکره السائل کثیر اللہ فوائده ولكنه حیث کان غیر مقصود فی ذاته بل
وسیلة الی امر مطلوب لم یکن ممنوعا وذلك ان تقبیل ید الرجل ورجله لا یحصل بغير الانحاء فلما کان فی ذاته غیر مقصود بل وسیلة الی امر مطلوب لم یدخل فی قسم الانحاء الممنوع

لیگا اور خالی بوسہ لینے سے بھی نہی آئی ہے مطلقا، خواہ ہاتھ بویا پاؤں کا یا انسان کے اعضاء میں سے کسی اور چیز کا ہو، جیسے کہ ابن ابی شیبہ اپنی کتاب میں ابن ریحانہ کی حدیث لاتے ہیں
جواب شافی فضل کرو تم ہمیشہ مشکلات کے حل کرنے میں قابل ہو، پس میں کہتا ہوں، شروع کرتا ہوں میں رحمن ورحیم کے نام سے اللہ پر توکل کرتا ہوں اور اس سے دستگی تک پہنچنے
کی توفیق طلب کرتا ہوں، جان، کہ اصول کے ائمة اور ان سے امام سبکی نے اور ان کے غیر نے تصریح کی ہے کہ کسی انسان کو پانے والے کی دو وجوہات ہیں اور انہوں نے کئی مثالیں
بیان کی ہیں جن سے جس چیز کو سائل نے مشکل خیال کیا ہے جواب ہو سکتا ہے اللہ اس کے فوائد کو زیادہ کرے اور اس کے علم میں زیادتی کرے اور یہ اس وجہ سے کہ یشک اللہ کے
سوا مخلوق کی ذات کے لئے صحتنا نص حدیث کے ساتھ ممنوع ہے جسے سائل نے ذکر کیا ہے خدا اس کے فوائد کو زیادہ کرے اور لیکن وہ بذات مقصود نہ ہو بلکہ مطلوبہ امر کے لئے وسیلہ ہو
تو ممنوع نہیں ہے اور یہ اس لئے کہ ہاتھ پاؤں کا بوسہ جھکنے کے بغیر حاصل نہیں ہوتا، پس جب وہ اپنی ذات میں غیر مقصود ہے پس امر مطلوب کی طرف وسیلہ ہے تو یہ انحاء ممنوع میں
داخل نہ ہو، پس ممنوع صرف

فالممنوع هو الانحاء المجرى المشایة للعبادة لا الانحاء الذی لیس مقصودا فی ذاته بل وسیلة الی امر مطلوب کتقبیل ید الوالدین او العالم او الشریف او الامام العادل رجله او الحجر الاسود فما کان وسیلة
الی امر مطلوب غیر مقصود لذاتہ لم یدخل فی قسم الانحاء المجرى المشایة للعبادة ولا الذی لیس مقصودا فی ذاته بل وسیلة الی امر مطلوب کتقبیل ید الوالدین او العالم او الشریف او الامام العادل رجله او الحجر الاسود فما کان وسیلة
قسم الممنوع وما نحن فیہ ذلک ہذا مآظہر للحقیر اسیر التقصیر واللہ سبحانہ وتعالی اعلم واما قول السائل زاد اللہ فی علمہ انہ ثبت النہی عن التقبیل مطلقا سواء کان تقبیل ید اور جل اوشی من
اعضاء الانسان كما فی مصنف ابن ابی شیبہ من حدیث ابی ریحانہ فواجب من وجوه الاول ان السائل لم یدکر رجال الحدیث ولفظہ حتی ینظر فی رجالہ وئمہ ولیس ابن ابی شیبہ ممن شرط الصحی فی
مصنفہ بل فیہ الصحیح والحسن والضعیف الساقط-

خالی صحتنا ہے جو کہ عبادت کے مشابہ ہے نہ کہ وہ صحتنا جو کہ اپنی ذات میں مقصود نہیں ہے بلکہ امر مطلوب کی طرف وسیلہ ہو جیسے کہ والدین کے ہاتھ یا عالم کے یا شریف اور امام
عادل کے پاؤں کا بوسہ لینا یا حجر اسود کا پس جو صحتنا امر مطلوب کی طرف وسیلہ ہو اور اپنی ذات کے لئے مقصود ہو وہ اس مطلق انحاء منعی عنہ کی قسم میں داخل نہیں ہے اور تحقیق ثابت
ہے کہ رسول کریم نے حجر اسود کا بوسہ لیا اور اس پر سجدہ کیا اور اس کو اپنی امت کے لئے شروع ٹھہرایا، پس جو صحتنا اس سنت کو حاصل کرنے کے لئے ہے وہ ممنوع کی قسم سے نہیں
ہے اور جس مسئلہ میں ہم ہیں وہ اسی سے ہے یہ وہ چیز جو مجھ حقیر کسی کے قیدی کے لئے ظاہر ہوئی اور اللہ سبحانہ، تعالیٰ زیادہ عالم ہے اور لیکن سائل کا قول، خدا اس کا علم میں زیادتی
کرے کہ مطلقا تقبیل سے نہی ثابت ہو چکی ہے خواہ ہاتھ، پاؤں یا اعضاء انسان میں کسی اور عضو کا بوسہ لینا ہو، جیسے ابن ابی شیبہ کی کتاب میں ابی ریحانہ کی حدیث ہے پس اس کا جواب
کئی وجہ سے ہے، پہلی وجہ تو یہ ہے کہ سائل نے رجال حدیث کا ذکر نہیں کیا اور نہ ہی اس کے الفاظ کا، تاکہ اس کے متن اور رجال کو دیکھا جائے اور ابن ابی شیبہ ان مصنفوں سے
نہیں ہے جنہوں نے اپنی کتاب کی صحت کی شرط لگائی ہے بلکہ اس کی کتاب میں احادیث، صحیح، حسن اور ضعیف گری ہوئی ہیں

الوجه الثانی ان الاحادیث الواردة فی تقبیل ید الرجل والبطن والحد والشم فی ابی داود- ومصنف الحافظ ابی سعید احمد بن محمد بن زیاد النعروف با بن الاعرابی احد تلامذہ ابی داود راوی سنہ
عنہ تتألف ما نقله السائل عن مصنف ابن ابی شیبہ فی مقدمتہ واضح فلنذکر من ذلک ما یشریح لہ الصدر ان شاء اللہ- اخرج الترمذی فی جامعہ قال حدیثا لورکیب عبد اللہ بن ادریس والواسمۃ
عن شیبہ عن عمرو بن مرة عن عبد اللہ بن مسلمۃ- عن صفوان بن عسال قال قال یهودی لصاحبه اذ سب بالنالی ہذا النبی فقال صاحبه لا تقبل نبی فانه لو سمسک کان لہ اربعة اعین فاتیا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسالاہ عن تسع ایات بنات- فقال لہ تشرکوا باللہ شیئا ولا تسرفوا ولا تزناوا ولا تقفوا النفس التي حرم اللہ بالحق ولا تشوا ببریء الی ذی سلطان لیقتلہ



دوسری وجہ یہ ہے، کہ بیشک وہ احادیث جو ہاتھ، پیر، پیٹ رخسارہ اور منہ کا بوسہ لینے میں ابی داؤد، اور حافظ ابی سعید احمد بن محمد بن زیاد جو کہ ابن الاعرابی کے ساتھ معروف ہیں کی کتاب میں وارد ہونے والی مخالفت میں مسائل کی نقل کی ہوئی ابن ابی شیبہ والی حدیث کے (ابن الاعرابی امام ابی داؤد کے تلامذہ میں سے ہے) پس یہ احادیث مقدم ہیں اور اس سے اصح ہیں پس ہم وہ احادیث ذکر کرتے ہیں جن سے مسائل کا شرح صدر ہو جائیگا، انشاء اللہ، امام ترمذی اپنی جامع ترمذی شریف میں لائے ہیں وہ روایت کرتے ہیں ابو کرب عبد اللہ بن ادریس سے اور ابواسامہ شعبہ سے وہ عمرو بن مرہ سے وہ عبد اللہ بن سلمہ سے وہ صفوان بن عسال سے راوی کہتا ہے یہودی نے اپنے ساتھی سے کہا میرے ساتھ اس نبی کے پاس چلو اس کے ساتھی نے کہا نبی مت کہو، کیونکہ ہو سکتا ہے وہ اسے سن لے اس کے لئے چار آنکھیں ہیں تو وہ دونوں رسول کریم کے پاس آئے اور آپ سے تو واضح آیات کے متعلق دریافت کیا، آپ نے فرمایا اللہ کے ساتھ شریک کسی کو مت ٹھہراؤ، چوری نہ کرو، زنا نہ کرو، اور جن جان کو اللہ نے حق کے بغیر مت قتل کرو، اور برمی انسان کو بادشاہ کے پاس نہ کے جاؤ، تاکہ وہ اسے قتل کرے

ولا تسحر واولاها کواالربا ولا تقذفوا محصنة ولا تولوا الموم الزحف وعلیکم خاصۃ معشر الیہودان لاتعتدوا وانی السبت قال نقبلنا یدیه ورجلیہ الحدیث رواہ الامام احمد و الترمذی وقال ہذا حدیث حسن صحیح - وانخرج ایضا النسائی وابن ماجہ وابن جریر فی تفسیرہ وهو مشکل لان عبد اللہ بن سلمہ فی حفظہ قد تکلموا فیہ ولعلہ انقلب علیہ التسع بال عشر الکلمات فانها وصایا فی التوراة لاتعلق لما لقیام الحجۃ علی فرعون انتہی - وانخرج ابوداؤد من حدیث الزنارح وکان فی وفد عبد القیس قال فجئنا تبارد من رواحلنا فقتل ید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ورجلیہ الحدیث وانخرج ابوداؤد من حدیث ایضا من حدیث عبد الرحمن بن ابی لیلی ان عبد اللہ بن عمر حدثہ و ذکر قصۃ قال فد نونا یعنی من النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقبلنا یدہ - وعن بریدۃ رضی اللہ عنہ قال جاء اعرابی الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم

اور جادو نہ کرو ربا کو مت کھا اور پاکد من کو تممت نہ لگا اور لڑائی کے دن پٹھ مت پھیر و اور اسے یہود کے گروہ تم پر خصوصاً یہ ہے کہ ہفتہ کے دن میں زیادتی مت کرو راوی کہتے ہیں ان دونوں نے آپ سے ہاتھ پیر کا بوسہ لیا اسے امام احمد اور ترمذی لائے ہیں اور ترمذی نے فرمایا ہے یہ حدیث حسن و صحیح ہے، اور اسے نسائی اور امام ابن ماجہ اور ابن جریر اپنی تفسیر میں لائے ہیں اور یہ مشکل ہے کیونکہ عبد اللہ بن سلمہ کے حافظ میں محدثین نے کلام کیا ہے اور شاید کہ اس پر نودس کلمات کے ساتھ بدل گئے ہیں کیونکہ یہ تو ارات میں وصایا ہیں ان کا تعلق فرعون پر حجت قائم کرنے سے کہا ہے، اور امام ابوداؤد زراع کی حدیث لائے ہیں اور وہ عبد القیس کے وفد میں تھا کہ راوی نے پس شروع ہوئے ہم اپنی سواروں سے سبقت لے جاتے تھے تاکہ ہم رسول کریم کے ہاتھ پاؤں کا بوسہ لیں امام ابوداؤد حدیث عبد الرحمن بن ابی لیلی عن عبد اللہ بن عمر والی بھی لائے ہیں کہ عبد اللہ بن عمر نے اسے حدیث سنائی اور ایک قصہ ذکر کیا کہ اس نے ہم رسول کریم ﷺ کے قریب ہوئے اور ہم نے آپ کے ہاتھ اور آپ کے پاؤں کا بوسہ دیا، اور بریدہ رضی اللہ عنہ سے بھی لائے ہیں وہ کہتے ہیں کہ ایک جنگلی رسول کریم ﷺ

فقال یارسول اللہ انی اسلمت فادنی شینا ازادابہ یقینا قال ماترید قال ادع تلک الشجرۃ فلناتک قال اذہب الیہا فادعہا وقل لما احببى رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فمالت ففقطعت عروقہا وفروعہا حتی اتت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالت السلام علیک فقال حبیبی قال فمرہا فترجع فرجعت فذلت عروقہا فی ذلک المکان ثم استوت کما کانت فقال ایدن ان اقبل راسک ورجلیک فاذن لہ صلی اللہ علیہ وسلم فقبل راسہ ورجلیہ قال اذن لی ان اسجد لک قال لا یسجد احد لحد و لو کنتم امر احاد ان یسجد لحد لامت المرآة ان تسجد لزوجہا تعظیما لہ، رواہ الحاکم فی المستدرک وابن الاعرابی رسالۃ فی التبخیل والمعانفۃ والمصافحۃ الحافظ بن جریر فی فتح الباری وقال الحافظ فی فتح الباری وقد جمع الحافظ ابو بکر بن المقرئ جزء فی التبخیل سمعناہ وادرد فیہ

کے پاس آیا اور اس نے کہا یا رسول اللہ میں اسلام لے آیا ہوں مجھے ایسی چیز دکھائیے جس سے میرے یقین زیادہ ہو جائے آپ نے فرمایا تیرا کیا ارادہ ہے، اس نے کہا میں اس درخت کو بلاؤں پس وہ آپ کے پاس آجائے آپ نے فرمایا بھلا اس درخت کی طرف جاؤ اور اسے کھو رسول کریم ﷺ کو جواب دے پس وہ درخت جھک گیا تو اس انسان نے اس کی شاخیں اور جڑیں کاٹ کر رسول کریم ﷺ کے پاس لے آیا پس انہوں نے آکر کہا آپ پر سلام ہو اس انسان نے کہا پس مجھے اتنی نشانی کافی ہے آپ نے فرمایا اسے حکم دے کہ لوٹ جائے پس وہ گئیں پس اس کی جڑیں اس جگہ میں مائل ہو گئیں پھر سیدھی ہو گئیں پس اس انسان نے عرض کی کہ رسول اللہ ﷺ میرے لئے اجازت مرحت فرمائیں کہ میں آپ کے سر اور پاؤں کو بوسہ دیا اس نے کہا میرے لئے آپ کو سجدہ کرنے کی اجازت عطا فرمائیں آپ نے فرمایا کوئی انسان دوسرے کو سجدہ نہ کرے اور اگر میں کسی کو کسی کے لئے سجدہ کا حکم دیتا تو میں عورت کو اس کے خاوند کے لئے سجدہ کا حکم دیتا اس خاوند کے حق کی تعظیم کے لئے الحدیث، اسے حاکم نے مستدرک میں نکلا ہے اور ابن الاعرابی اپنے رسالہ التبخیل والمعانفۃ میں اور حافظ ابن جریر نے فتح الباری میں اور تحقیق حافظ ابو بکر بن المقرئ جزء فی التبخیل سمعناہ نامی رسالہ جمع کیا ہے اور اس میں انہوں نے بہت

احادیث کثیرہ و ہمارا فمن جیدہ حدیث الزارع العبدی وكان فی وفد عبد القیس قال فجلنا نبادر من راولنا فنقبل ید النبی صلی اللہ علیہ وسلم ورجلیہ اخرجہ الیوداود من حدیث مزیدۃ العصری مثله ومن حدیث اسامہ بن شریک قال قمنا الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فنقبل یدہ - وسندہ قوی ومن حدیث جابر ان عمر قام الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فنقبل یدہ - ومن حدیث بریدۃ فی قصۃ الاعرابی والشجرۃ فقال یرسل اللہ یدین الی ان اقبل راسک ورجلیک فاخذن لہ - واخرج البخاری فی الادب المفرد من روایۃ عبد الرحمن بن رزین قال اخرج لنا سلمۃ بن الاکوع کفا ضمۃ کانہا کف بعر فقمنا الیہا فقبلنا ہا - وعن ثابت انہ فیل یدانس واخرج ایضاً علیاً قبل ید العباس ورجلہ - واخرج ابن المقبری واخرج من طریق ابی مالک الاشجعی قال قلت لابن ابی اوفی نادنی یدک التی بايعت بہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

سی احادیث وارد کی ہیں ان تمام سے عمدہ حدیث زراع عبدی کی ہے اور وہ عبد القیس کے وفد میں تھا راوی کہتا ہے پس شروع ہوئے ہم اپنی سواروں سے سبقت لے جاتے تھے تاکہ رسول کریمؐ کے ہاتھ پاؤں کا بوسہ لیں۔ اور امام ابی داؤد مزیدہ العصری کی حدیث اس طرح کی لائی ہیں اور اسامہ بن شریک بھی وہ کہتے ہیں ہم رسول کریمؐ کی طرف کھڑے ہوئے پس ہم نے اپنے ہاتھ پاؤں کا بوسہ لیا۔ اور اس کی سند قوی ہے اور جابرؓ کی حدیث سے کہ یشک حضرت عمرؓ فاروق رسول کریمؐ کی طرف کھڑے ہوئے اور آپ کے ہاتھ کا بوسہ لیا۔ اور بریدہؓ والی حدیث اعرابی اور سجرہ (درخت) والے قصہ والی اس اعرابی نے کہا، یا حضرت ﷺ مجھ اپنے سر اور پاؤں کو بوسہ دینے کی اجازت دیجیئے آپ نے اجازت اسے عطا فرمادی، اور امام بخاری الاب المراد میں عبد الرحمن بن رزین کی حدیث لائے ہیں راوی کہتے ہیں ہمارے لئے سلمہ بن الاکوع نے ایک موٹی ہتھیلی تھی نکالی ہم اس کی طرف کھڑے ہوئے اور اس کو بوسہ دیا، اور اسے ابن المقری لائے ہیں اور ابی مالک اشجعی کے طریق سے لائے ہیں راوی کہتا ہے میں نے ابن ابی اوفیؓ سے کہا مجھے اپنا وہ ہاتھ پکڑا جس سے آپ نے رسول کریمؐ کو بوسہ دیا

فنا ولینہا فقبلتہا وعن عمر انہم لما رجعوا من الغزو حیث فراقوا لوانحن الفزارون فقال بل انتم العکادون وانا فنیۃ المؤمنین قال فقبلنا یدہ و قبل الیواما تکعب بن مالک وصاحبہ ید النبی صلی اللہ علیہ وسلم حین تاب اللہ علیہم ذکرہ الابدی و قبل الیومعیدۃ ید عمر حین قدم و قبل زید بن ثابت ید ابن عباس حین انذابن عباس برکابہ قال الابرہی واما کہہا مالک اذا کانت علی وجہ التکبیر والتعظیم واما اذا کانت علی وجہ القریۃ الی اللہ لدینہ اولعلمہ اولشرفہ فان ذلک جائز انتہی کلام الحافظ بن حجر فی فتح الباری وقال فی فتح الباری ایضاً قال لاناووی تقبیل ید الرجل لزمہ وصلاح اولعلمہ اولشرفہ اوصیائتہ اونحوذک من الامور الدینیۃ لایحک

کی بیعت کی ہے پس اس نے وہ ہاتھ پکڑا یا پس میں اس کو بوسہ دیا اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب وہ اس لڑائی سے واپس آئے جہاں وہ بھاگ گئے تھے، تو صحابہ (رضوان اللہ علیہم اجمعین) نے کہا کہ ہم تو بھگنے والے ہیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلکہ تم تو دوبارہ حملہ کرنے والے ہو اور میں مومنوں کے لئے بمستقرہ غنیمت کے ہوں راوی کہتے ہیں، پس ہم آپ کے ہاتھ کو بوسہ دیا، اور الیواما اور کعب بن مالک اوع اس کے دونوں ساتھیوں نے جب کہ اللہ نے ان کی توبہ قبول کی تو رسول کریمؐ کے ہاتھ کو بوسہ دیا اسے ابھری نے ذکر کیا ہے اور حضرت ابوعبیدہؓ نے حضرت عمر فاروقؓ کے آنے کے وقت ان کے ہاتھ کا بوسہ لیا اور حضرت زید بن ثابت نے حضرت ابن عباسؓ کے ہاتھ کو بوسہ دیا جب کہ انہوں نے ان کے گھوڑے کی رکاب پکڑی تھی ابھری فرماتے ہیں اور امام مالک نے اسے صرف اس وجہ سے مکروہ خیال کیا ہے جب کہ یہ بڑے بڑے اور تعظیم کے لئے ہو اور لیکن جب یہ نیکی کے لئے ہو اللہ سے اس کے دین علم اور شرف کی وجہ سے تو تحقیق یہ جائز ہے امام نووی فرماتے ہیں کہ آدمی کے ہاتھ کا بوسہ اس کے زہد، اصلاح، علم شرف اور پاکدامنی کی وجہ سے تو پھر مکروہ نہیں بلکہ

بل یستحب فان کان لغناہ اوشوکتہ اوجاہہ عند اہل الدنیا فمکروہ شدیدہ الکراہتہ وقال الیوسعید المتولی لاسجوز انتہی - واخرج الیوداود من حدیث عائشہ فی قصۃ الافک قالت ثم قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم البشری یا عائشہ فان اللہ قد انزل عذرک وقرأ علیہا القرآن فقال الیوای قومی فضلی راس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلت احمد اللہ عزوجل لایاکما واخرج الیوداود من حدیث الاشجعی مرسلان النبی صلی اللہ علیہ وسلم تلقی جعفر بن ابی طالب فالترمذہ و قبل ما بین عینیہ - واخرج الیوداود ایضاً من حدیث ایاس بن دغفل قال رایۃ بانصرۃ قبل خدا الحسن رضی اللہ عنہ واخرج الیوداود من حدیث البراء قال دخلت مع ابی بکر اول ما قدم الیہ فاذاعائشہ ابنتہ مضطجۃ قد اصابتا حمی فاناہا بالبوکر فقال

مستحب ہے اور اگر اس کی مالدارمی شوکت اور مرتبہ کی وجہ سے ہو دینا والوں کے نزدیک تو پھر سخت مکروہ ہے اور الیوسعید متولی کا تو کہنا ہے کہ یہ جائز ہی نہیں، اور امام ابعداود حضرت عائشہ کی حدیث قصہ الافک کے بارے میں لائے ہیں حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ رسول کریمؐ نے کہا اے عائشہ خوش ہو جا تحقیق اللہ تعالیٰ نے تیرا عذر اتارا اور آپ نے حضرت

عائشہ پر قرآن پڑھا تو میرے والدین نے مجھے کہا کھڑی ہو رسول کریم ﷺ کے سر کو بوسہ دے تو میں نے عرض کی کہ میں تو اللہ عزوجل کی تعریف کرتی ہوں نہ کرتا ہوں، اور ابوداؤد شیبی کی حدیث لائے ہیں مرسل کہ بیشک رسول اللہ ﷺ حضرت جعفر بن طالب سے ملے پس اسے چمٹ گئے اور اس کی پیشانی کا بوسہ کیا، اور امام داؤد نیز ایسا بن دغفل کی حدیث بھی لائے ہیں وہ کہتے ہیں میں نے ابانضرہ کو حضرت حسنؓ کو بوسہ لیتے ہوئے دیکھا اور امام ابی داؤد براء کی حدیث لائے ہیں وہ کہتے ہیں جب میں مدینہ میں پہلے پہل آیا تو حضرت ابو بکر صدیقؓ کے ساتھ داخل ہوا چنانکہ ان کی بیٹی حضرت عائشہ لیٹی ہوئی تھی انہیں بخار ہو گیا تھا، تو اس کے پاس حضرت ابو بکر صدیقؓ تشریف لے گئے اور اسے کہا اے بیٹی تیرا کیا حال ہے اور اس کے رخسار کا بوسہ لیا،

وانخرج ابوداؤد فی باب قبلة الجسد من حدیث اسید بن حفصیر رجل الانصار قال یمننا ہو سجدت القوم وكان فیہ مزاح ینا یضحکم فطعنہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی خاصرۃ بعد قتال اصبرنی قال اصبر قال ان علیک قمیصا لیس علی قمیص فرغ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی تمیصہ فاحتضنہ وجعل یقبل کتفہ قال انما اردت ہذا یارسول اللہ۔

وانخرج الحافظ ابو سعید احمد بن محمد المعروف بابن الاعرابی تلمیذ ابی داؤد راوی سننہ عنہ فی رسالہ کتاب القبل والمعاذ والمصافحہ من حدیث ابی ثعلبہ الشیبانی قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قدم من سفر او غزوا بدار المسجد فضلی رکعتین ثم شنی لفظ طیر رضی اللہ عنہا ثم بازواجہ قال فتلقتہ فاطمہ رضی اللہ عنہا فاعتنقتہ فجعل یقبل فاه وعینہ قال ان اللہ بعث اباک بامر لا یتقی بیت مدرولا شعر الا ادخلہ اللہ

اور امام ابوداؤد جسم کے بوسہ جینے کے باب میں انصار کے انسان اسید بن حفصیر کی حدیث لائے ہیں راوی کہتے ہیں میں قوم سے بات کر رہا تھا جس میں واضح مذاق تھا، جو انہیں ہنسا رہا تھا تو رسول کریم ﷺ نے اس کے پہلو میں ایک لکڑی سے ضرب لگائی تو راوی نے کہا مجھے قصاص دیجیئے آپ نے فرمایا قصاص لے لو اس نے کہا آپ پر تو قمیص ہے اور مجھ پر قمیص نہیں تھی پس رسول کریم ﷺ نے اپنے جسم سے کپڑے کو اٹھایا پس وہ آپ سے چمٹ گیا اور آپ کے پہلو کا بوسہ لینے لگا اس نے عرض کی یا رسول اللہ میں نے تو اس کا ارادہ کیا تھا، اور حافظ ابو سعید احمد بن محمد المعروف بابن الاعرابی امام ابی داؤد کے شاگرد اور ان کی سنن کے راوی ان سے اپنے رسالہ کتاب القبل والمعاذ والمصافحہ میں ابی ثعلبہ شیبانی کی حدیث لائے ہیں راوی کہتے ہیں رسول کریمؐ جب کسی سفر یا لڑائی وغیرہ سے واپس آتے تو پہلے مسجد میں آئے اور وہاں دو رکعت ادا فرماتے پھر حضرت فاطمہؓ کے پاس پھر اپنی بیویوں کے ہاں راوی فرماتے ہیں آنحضرتؐ سے حضرت فاطمہؓ الذہریٰ ملی پس اس نے آپ سے معانقہ کیا پس آپ اس کی آنکھ اور منہ کو بوسے دینے لگے آپ نے فرمایا بیشک اللہ تعالیٰ نے تیرے ابا جان کو ایسے کام کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے کہ نہ کوئی مکان اور نہ کوئی خیمہ باقی رہے گا حتیٰ کہ اللہ عزوجل اس کی وجہ سے اسے

بہ عزواذلا حتی یبلغ حیث بلغ وفیہ باسنادہ عن عکرمۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا قدم من سفر من مغازیہ قبل فاطمہ رضی اللہ عنہا وفیہ باسنادہ ان غلہ بن الولید استشارتہ فی شنی فاشارت علیہ فقبل فاه وفیہ فی باب قبلة البطن والجسد باسنادہ عن الحسن بن علی مرسل ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم تقی رجلا مختضبا باصفرۃ و فی حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم حط حط ورس قال فطعن بالبحریدۃ فی بطن الرجل فقال الم انک عن ہذا الفاشنی بطنہ حتی اداہ فقال الرجل التودیا رسول اللہ فقال من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقتص فقال بالبشرۃ احد فضل علی بشرتی قال فمشفت النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن بطنہ ثم قال اقتص فقبل الرجل بطن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقال ادعما لعلک تشفع لی بہا یوم القیمۃ۔

عزت یا ذلت دے گا حتیٰ اپنے مبلغ کو پہنچ جائیگا، اور اسی میں اس سند سے عکرمہ سے روایت ہے کہ جب رسول کریم ﷺ بعض لڑائیوں کے سفر سے واپس تشریف لاتے تو حضرت فاطمہؓ الزہراؓ کا بوسہ لینے اور اسی کتاب میں اسی اسناد سے ہے کہ تحقیق حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی بہن سے کسی کام سے مشورہ طلب کیا پس اس نے آپ پر اشارہ کر دیا پس حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کے منہ کو بوسہ دیا، اسی طرح ابو سعید کے رسالے کتاب القبل والمعاذ والمصافحہ کے باب قبلة البطن والجسد میں جمع سند مروی ہے حضرت حسن بن علی کی مرسل روایت ہے کہ آنحضرتؐ ایک ایسے آدمی سے ملے جس نے زرد رنگ استعمال کیا ہوا تھا، آنحضرتؐ کے ہاتھ میں ایک چھڑی تھی آپ نے اسے کہا کہ ورس (بوٹی) کا اٹار دو، اٹار دو اور یہ کہتے ہوئے کہ میں تجھے اس رنگ سے روکانہ تھا اس کے پیٹ پر چھڑی ماری حتیٰ کہ زخم ہو گیا، اس آدمی نے قصاص کا مطالبہ کیا آپ نے فرمایا رسول خدا سے قصاص لوگے کیا؟ تو وہ کہنے لگا کہ میرے جسم پر کسی کے جسم کو فضیلت حاصل نہیں ہے آنحضرتؐ نے پیٹ ننگا کرتے ہوئے فرمایا کہ قصاص لے لو اس شخص نے بڑھ کر آنحضرتؐ کا پیٹ چوم لیا اور کہنے لگا کہ میں قصاص اس لئے چھوڑ دیتا ہوں کہ آپ اس کو عوض قیامت کہ میری شفاعت فرمائیں،

وفیہ باب قبلة السرة عن عمر بن اسحاق قال کنت امیر مع الحسن بن علی فی بعض طرق المدینۃ فلقیہ ابو ہریرۃ فقال جعلنی اللہ فدک الکشف لی عن بطنک حتی اقبل الموضع الذی رايت رسول



اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقبلہ فکشف عن بطنہ فقبل سرته۔

فہذا الاحادیث والامار الوارودہ عن الصحابین فی تقبیل الید والرجل والجمد والضم والنحو والبطن والسرۃ والکحیح کلما صریح تقبیل ہذا المواضع الذکورۃ فی مقدمۃ علی ما رواہ ابن ابی شیبہ من النبی عن تقبیل عضوی الانسان علی فرض صحیحہ او محمول علی ما اذا کان لغیر غرض دینہ او نحو امر ادا امرۃ اجنبیۃ واللہ سبحانہ وتعالی اعلم۔ واما قول السائل کثر اللہ فائدۃ وعلی ورد فی کیفیۃ تقبیل الرجل حدیث فجاوبہ

اسی طرح باب: قبلتہ السرۃ: میں عمر بن اسحاق کی روایت ہے کہ میں مدینہ منورہ کی کسی گلی میں حسن بن علی کے ساتھ جا رہا تھا راستے میں حضرت ابوہریرہؓ فرماتے لگے میری جان آپ پر قربان آپ پیٹ ننگا کھینچے تاکہ میں اس جگہ بوسہ دوں جہاں نبی اکرمؐ بوسہ جیتے ہوئے میں نے دیکھا ہے حسن نے اپنا پیٹ ننگا کیا تو ابوہریرہ نے اس کی ناف کا بوسہ لیا، صحابہ کرامؓ سے مروی یہ احادیث و امارات، پاؤں، جسم، منہ، رخسار، پیٹ ناف اور کمر کے بوسے کے بارے میں بالکل صریح ہیں اور ان مقامات کے بوسے کے جواز پر دال ہیں ابن ابی شیبہ کی روایت کو بالغرض صبح بھی مان لیا تو یہ روایات بوجہ کثرت اس پر مقدم ہوگی، (جس میں ہر انسانی عضو کے بوسے کی ممانعت آتی ہے) یا پھر غیر دینی اغراض اور اجنبی عورت اور امر لڑکے پر محمول ہوگی واللہ سبحانہ وتعالی اعلم:

اور یہ سوال کہ پاؤں چومنے کی کیفیت کیا ہے کیا اس بارے میں کوئی حدیث ہے، اس کا جواب یہ ہے کہ۔

لم اقف علی ذلک لکن معرفۃ ذلک بالاستقراء غیر مخفیۃ و ہوانہ لا یحصل الا بانحاء غیر ان الفقہاء ذکروا فی کیفیۃ تقبیل الحجر الاسود والارکن الیمانی بان یضع الرجل شقیۃ علی ما ذکر من غیر دفع صرۃ بذلک وذلک لا یحصل بدون الانحاء فہذا کذلک واللہ سبحانہ وتعالی اعلم ووصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد والہ وصحبہ وسلم۔

حررہ العجیب المحقیر الفقیر الی احسان ربہ الکریم الباری حسین بن محسن الانصاری الیمانی السعدی الحوزی عفا اللہ عنہ۔ امین

نور العین فتاویٰ شیخ حسین ص ۳۸۳ ص ۴۰

مجھے کسی حدیث کا علم نہیں ہے، البتہ استقراء سے اس کی معرفت آسان اور واضح ہے کہ وہ انحاء (جھکاؤ) کے بغیر ممکن نہیں ہے فقہائے حجر اسود اور رکن یمانی کے بوسے کے بارے میں ذکر کیا ہے کہ اس پر آدمی اپنے ہونٹ رکھے اور تھوک نہ لگنے دے انحاء کے بغیر تو یہ بھی ہو سکتا پاؤں کو اسی پر قیاس کیا جائیگا، وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد والہ وصحبہ وسلم،

هذا ما عندي واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد 10 ص 200-221

محدث فتویٰ